إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؎ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۶؎
ششماہی ۴؎
سہ ماہی ۲؎
ماہانہ ۱؎

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۸؎

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴ | ۱۶ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۶ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۳۲

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے تحقیقاتی کمیشن کی تین دن کی مصروفیت

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں تحقیقاتی کمیشن کا ذکر کرتے ہوئے ممبران کمیشن کے نام دیئے گئے تھے۔ مگر جناب ملک عطا محمد صاحب کا نام سہواً رہ گیا تھا۔ ان کے سمیت تمام ممبران کمیشن موجود تھے۔ جنہوں نے اس سخت گرمی کے موسم میں ۳؍ اگست سے لے کر ۵؍ اگست تک تین دن اوسطاً تیرہ گھنٹے روزانہ کام کیا۔ اور علیحدہ علیحدہ اپنے طور پر دوسرے اوقات میں بھی کام میں مشغول رہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۳؍ اگست کمیشن نے ساڑھے چھ بجے صبح سے لے کر ۹ بجے شام تک نظارت امور عامہ کا معائنہ کیا۔ ۴؍ اگست کو صبح سے ساڑھے نو بجے تک احمدیہ سکول کا معائنہ کیا۔ اور اس کے بعد کلرکوں کے انتخاب کے لئے ان کے امتحان میں مصروف رہے۔ ۵؍ اگست کو چونکہ واپسی تھی۔ اس لئے چار بجے کے قریب کام ختم کر دیا۔ اور آئندہ کارروائی کے لئے ۳ ستمبر سے ۱۲؍ ستمبر تک مسلسل دس دن مقرر کئے۔ جب کہ ملازم ممبران رخصت حاصل کر کے تشریف لائیں گے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۴؍ اگست۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ کے بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے آج لاہور تشریف لے گئے۔

اہلیہ صاحبہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو نسبتاً آرام ہے نقاہت بہت زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

شعراء میں صحیح مذاق شاعری پیدا کرنے کی غرض سے آج ۹ بجے شب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں زیر اہتمام ماسٹر علی محمد صاحب سرور بی۔ اے۔ بی۔ ٹی مشاعرہ ہوا جس میں مقامی شعراء کے علاوہ بیرونی شعراء کی نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ جو مفت دیا جاتا تھا۔

حال میں مولوی بذل الرحمٰن صاحب بنگالی برادر اکبر صوفی مطیع الرحمٰن صاحب کا نکاح پیر مظہر حق صاحب کلرک دفتر بیت المال کی لڑکی سے ہوا تھا۔ کل اس کا رخصتانہ ہوا احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ بابرکت کرے۔

قبرستان کے مقدمہ میں گواہانِ استغاثہ کے بیانات

(از رپورٹر الفضل)

بٹالہ ۱۸ راگست - ۱۶ رجون کو قبرستان میں احرار کی فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں پولیس کی طرف سے انیس احمدیوں پر دائر کردہ مقدمہ کی سماعت آج پھر ہوئی - ملزمین کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ۔جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر گورداسپور اور جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر بٹالہ موجود تھے - کارروائی مقدمہ پونے دو بجے شروع ہو کر سوا تین بجے ختم ہوگئی آج صرف ایک گواہ استغاثہ نواب دین کنسٹیبل کی شہادت ہوئی - اور اس کے بعد مقدمہ کل پر ملتوی ہوا -

گواہ نے حسب ذیل بیان دیا -

نواب دین کنسٹیبل کا بیان

میں ۱۶ رجون کی صبح کو قبرستان میں موجود تھا - اٹھارہ انیس احمدیوں نے عبدالحق - محمد دین اور محمد اسحاق کو مارا تھا - حملہ آوروں میں سے میں عبدالرحمن جٹ - عبدالرحمن نمبردار - فخرالدین ملتانی گیانی محمد الدین - چودھری حاکم علی ظہور احمد رحمت اللہ شاکر - محمد لطیف - محمد تقی محمد بوٹا - خیرالدین - ابراہیم - غلام محمد - ولی محمد کو جانتا تھا - ان سب کو میں نے ملک عطا محمد صاحب مجسٹریٹ کے روبرو شناخت کیا تھا - رحمت اللہ شاکر کو نہیں پہچانا تھا - جس نے شکل و شباہت تبدیل کی ہوئی تھی - ان سب کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں - احمدی قریباً تین ہزار تھے -

بجواب جرح جناب مرزا عبدالحق صاحب:-
میں قادیان میں ایک سال دس ماہ سے ہوں - چودھری حاکم علی کے پاس میں ایک دفعہ کاغذ لیکر ان کے گھر گیا تھا - میں نے اسے بہت دفعہ دیکھا ہے - اس کے پختہ مکانات ہیں - اور صاحب پوزیشن آدمی ہے - مجھے احرار اور ان کے درمیان کسی تکیہ پر جھگڑے کا علم نہیں -

مجھے معلوم نہیں - کہ احرار کے خیالات ان کے متعلق کیا ہیں - مجھے معلوم نہیں - کہ عبدالرحمن جٹ محکمہ قضاء کے افسر ہیں - چوکی میں ان کی بہت آمدورفت رہتی ہے - باقی ملزمین بھی کام کے وقت وہاں آتے جاتے ہیں احمدی صدہا کی تعداد میں جمع ہو کر چھپڑ میں بھرتی ڈالتے رہے ہیں - جب حملہ ہوا - تین ہزار کے تین ہزار سب اکٹھے اور ملے جلے کھڑے تھے - ملزم بھی ان میں ملے جلے تھے - جب میں اور دوسرے پولیس والے قبرستان کو گئے ہیں - اس وقت احمدی جنازہ لئے جا رہے تھے - کچھ احمدی رستے سے آ رہے تھے - ہم لوگ کھیتوں میں سے جا رہے تھے - احمدی مختلف محلوں سے بھی آ رہے تھے - چوکی کے پہاڑ کی طرف تین محلے ہیں - ان محلوں میں سے بھی احمدی نکل کر قبرستان کی طرف جا رہے تھے - جب ہم جا رہے تھے - ہم لوگ جنازہ والے احمدیوں کے ساتھ قبرستان سے دس بیس قدم ورے جا ملے تھے - محلوں سے آنیوالے احمدی بھی اسی وقت جا ملے تھے - محلوں سے آنیوالوں کی تعداد سو دو سو ہوگی - وہ بھاگے آ رہے تھے -

ہمیں اسسٹنٹ سب انسپکٹر صاحب نے صبح قبرستان میں حوالدار کے ساتھ جانے کا آرڈر دیا تھا - اور کہا تھا - کہ وہاں فساد نہ ہو جائے - لالہ وزیر چند نے کہا تھا - کہ بعض احراری بھی وہاں گئے ہیں - ان میں فساد نہ ہو جائے - مزید کہا - کہ اس نے کہا تھا - کہ ممکن ہے بعض احراری وہاں چلے جائیں مگر یہ نہیں بتایا تھا - کہ کون ہیں - ہمیں ہدایت دی تھی - کہ اگر فساد ہو - تو ہٹا دو گرفتاریاں کرنیکا حکم نہیں تھا - نیز کہا تھا کہ اگر کوئی قبر کھودے تو اسے روکو مت یہ ہدایات میری موجودگی میں حوالدار صاحب کو دی تھیں - جب ہم وہاں پہونچے ہیں - وہاں کوئی قبر نہیں کھودی جا رہی تھی - جب ہم وہاں پہونچے ہیں - اس وقت عبدالحق اور اس کے ساتھی قبرستان میں موجود تھے -

جب ہم پہونچے - تو فوراً کہیں سے نمودار ہوگئے - میں نے ان کو جھاڑیوں میں سے نکل کر آتے دیکھا - ہمارے آنے سے پہلے قبر کے کھودنے کا کوئی نشان تک نہیں تھا - عبدالحق اور اس کے ساتھی ہمارے جانے پر دو تین قدم کے فاصلہ سے ہی نمودار ہوگئے تھے - ان چاروں کے سوا ولی محمد ملزم اور اس کے ساتھ دو تین احمدی میرا خیال ہے وہاں تھے - یہ کہیاں وغیرہ لیکر بیٹھے تھے - ولی محمد کے سوا میں کسی اور کا نام نہیں جانتا - پولیس والے قطار میں نہیں تھے - ہمارے جانیکے بعد جو احمدی آتے رہے وہ بھی مجمع میں شامل ہوتے گئے - لڑائی سے قبل قبر کھودنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی - لڑائی کے معاً بعد قبر کھودنی شروع کر دی گئی - حملہ کے وقت میں حملہ آوروں کو بھی دیکھ رہا تھا - اور مضروبوں کو بھی - میرا بیان سب انسپکٹر راجہ عمر دراز صاحب کے سامنے ہوا تھا - عبدالحق کو کہی ولی محمد ملزم کی لگی تھی - محمد دین - محمد اسحٰق اور عبدالحق کو باقی ملزموں نے لاٹھیاں ماریں - مجھے یہ معلوم نہیں - کہ کس حملہ آور نے کس مضروب کو مارا - حملہ آور عبدالحق اور اس کے ساتھیوں کے سامنے کھڑے تھے - عبدالحق اور اس کے ساتھی مقام قبر کے جنوب کی طرف کھڑے تھے - اور احمدی مشرق کی طرف کھڑے تھے - احمدی اس مقام سے دو تین قدم کے فاصلہ پر تھے تمام حملہ آور باقی مجمع سے آگے کھڑے تھے - انیس حملہ آور ملے جلے کھڑے تھے - کچھ آگے اور کچھ پیچھے - اس وقت تک کوئی گھیرا نہیں بنا ہوا تھا - گھیرے حملہ کے بعد بنائے گئے تھے - جب قبر کھودنی شروع کی - عبداللہ کو مار پڑتی میں نے نہیں دیکھی - حوالدار نے عبدالحق پر لاٹھی رکھکر اسے بچایا - اور سپاہیوں نے محمد الدین - محمد اسحٰق اور عبداللہ کو اپنے گھیرے میں لے لیا - مجھے معلوم نہیں - کہ محمد الدین کو یا محمد اسحٰق کو کتنی ضربات لگیں عبدالحق وغیرہ وہیں تھے - جب پولیس والوں کے بیان ہوئے - بیانات کے بعد ہم اکٹھے ہی چوکی کو روانہ ہوئے - خیر دین اور عبداللطیف

عیدگاہ والے مقدمہ میں ملزم تھے - یہ بعد میں بری ہوگئے تھے - جب بیانات ہوئے ہیں اس وقت کوئی احمدی وہاں نہیں تھا جب قبر حملہ کے بعد کھودی جا رہی تھی - تو عبدالحق وغیرہ تین چار قدم کے فاصلہ پر پڑے تھے

بجواب جرح - از جناب شیخ بشیر احمد صاحب:-
عبدالحق - محمد الدین - محمد اسحاق - عبداللہ کے سوا وہاں اور کوئی نہ تھا - پولیس میں بیان دیتے ہوئے ان چار ناموں کے علاوہ میں نے "وغیرہ احراری" کہا تھا - مگر اس میں وغیرہ کا کوئی مطلب نہ تھا - میں چونکہ ان پڑھ ہوں - اس لئے یہ لفظ غلطی سے استعمال کر دیا تھا (چونکہ گواہ بے معنی باتیں کر رہا تھا - عدالت نے اُسے تنبیہ کی - کہ بکواس مت کرو) جس جگہ سے میں نے محلہ کے لوگوں کو قبرستان کی طرف جاتے دیکھا - وہ چوکی سے چالیس قدم کے فاصلہ پر ہے - جو احمدی راستہ سے جا رہے تھے - وہ ایک میت اٹھائے ہوئے تھے - مگر یہ نہیں کہہ سکتا - کہ کس نے اٹھائی ہوئی تھی - وہ بھی باقیوں کے ساتھ ہی ملا ہوا تھا - احمدی جو راستے سے آ رہے تھے - وہ قریباً تین فرلانگ میں پھیلے ہوئے تھے - میں نے پریڈ آرڈر کوئی نہیں سنے - وردی پوش بھی دوسرے لوگوں میں ملے ہوئے تھے - نعرے کوئی نہیں سنے - جنازہ والا مجمع عبدالرحمن والے اڈہ کی طرف سے آ رہا تھا - عبدالحق کو ولی محمد نے کہی ماری تو وہ ایک قدم پیچھے ہٹ گیا - ولی محمد ملزم نے کہی سر سے اٹھا کر نہیں ماری تھی - بلکہ ٹیڑھی ماری تھی - جس جگہ ولی محمد نے کہی ماری تھی - وہیں قبر کھودنی شروع کر دی - عبدالحق کو مارنے کے لئے وہ ایک دو قدم آگے بڑھا تھا - حملہ ہمارے جانے کے معاً بعد شروع ہوگیا - عبدالحق اور اس کے ساتھی عبدالرحمن جٹ کی منتیں کر رہے تھے - اس پر عبدالرحمن جٹ نے کہا کہ تم قبروں کے مامون لگتے ہو - اس پر عبدالحق نے کہا کہ موہنہ سنبھال کر بولو - اس پر عبدالرحمن نے اپنے ہمراہیوں کو کہا - کہ پکڑ کر مارو - عبدالحق وغیرہ کہہ رہے تھے کہ تمہارے دو قبرستان ہیں - جبکہ ہمارا ایک ہی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ

اخبار "زمیندار" کا میرزائی نمبر

احمدیت کے ناکام و نامراد معاند کا رقص خجالت

۲

اخبار "زمیندار" نے اپنا "میرزائی نمبر" شائع کرکے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے اور جسے "صحیح معنوں میں قادیانیت کے کاسہ سر پر ایک کاری ضرب" ٹھہرایا گیا ہے۔ اس کی حقیقت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے۔ کہ ایک نہایت ہی بے سروپا طول وطویل مضمون ان الفاظ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ کہ "یہ آج سے بیس سال پہلے لکھا گیا تھا" اس سے ظاہر ہے کہ اب "زمیندار" ایسے معاندین کو بھی بے ہودہ غوغا آرائی اور فضول گوئی کے لئے کوئی نئی بات میسر نہیں آسکتی۔ اور وہ مجبور ہو رہے ہیں کہ سابقہ خرافات کو از سرنو دنیا کے سامنے پیش کرکے اپنے لئے سامان رسوائی مہیا کریں؛۔

اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے اس برگزیدہ انسان کی صحت جسمانی اور دماغی کو "خندہ آفرین" ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس کی زبان وقلم نے ایک عالم میں تہلکہ مچا دیا۔ جس کے زور خطابت اور نوک قلم کا لوہا اپنے تو اپنے غیروں نے بھی مان لیا۔ جس کی دماغی قابلیتوں اور روحانی بلند پروازیوں نے لاکھوں انسانوں کو غلام بے دام بنا لیا۔ جس کے بیان فرمودہ حقائق ومعارف قرآنی اور اسرار روحانی نے لاکھوں انسانوں کی زندگیوں میں انقلاب عظیم پیدا کردیا۔ جس نے خداداد ملکہ سے بے شمار لوگوں کے سیاہ دلوں کو ایسا صیقل کیا۔ کہ خدائے دوجہان ان میں جلوہ گر ہوگیا۔ اور پھر اپنی قوت قدسی سے ایک ایسی جماعت کھڑی کردی۔ جو باوجود اپنی قلت اور غربت کے اکناف عالم میں اعلائے کلمۃ اللہ کا وہ فریضہ ادا کر رہی ہے جس کی ادائیگی کی توفیق کروڑوں کی تعداد رکھنے والے دوسرے مسلمانوں کو میسر نہیں ؛۔

پھر تعجب پر تعجب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صحت جسمانی اور دماغی پر اعتراض کرنے والا وہ شخص ہے۔ جسے حال ہی میں دماغی خرابی کی وجہ سے ملازمت سے برطرف کیا گیا ہے۔ یعنی حبیب اللہ امرتسری سابق کلرک نہر۔ ایسے شخص کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جاسکتا ہے۔ کہ اس نے جو کچھ کہا۔ خرابی دماغ کے اثر کے ماتحت کہا۔ اور کسی ہوش مند انسان کے نزدیک اس کی کوئی بات قابل التفات نہیں ہے۔

"زمیندار" نے احمدیت کی مخالفت کے جذبہ کی سیری کے لئے جو گڑے مُردے اکھیڑے ہیں۔ ان میں سے ایک قاضی فضل احمد لدھیانوی بھی ہے جس کی خرافات کو "ادارہ زمیندار" نے "گنجینۂ حقائق" قرار دیا۔ اور لکھا ہے۔ کہ "قارئین قاضی صاحب کے ذوق تجسس کی داد دیئے بغیر نہیں رہیں گے" حالانکہ یہ وہی قاضی صاحب ہیں۔ جن کے خود دائر کردہ مقدمہ میں عدالت یہ فیصلہ دے چکی ہے۔ کہ:

(۱) "غلط اور جھوٹ کے درمیان تمیز کرنے کی مستغیث (قاضی فضل احمد) میں قابلیت نہیں ہے"

(۲) "دیوانہ سستی ہے"

(۳) "حقیقت امر یہ ہے۔ کہ مستغیث علوم دینی میں نیم تعلیم یافتہ آدمی ہے۔ اور اس کا علم عربی بہت ہی ناکمل اور سطحی ہے۔ جیسا کہ ڈیفنس کی پیش کردہ عبارت پر اس کے اعراب لگانے کی کوشش سے ظاہر ہوا ہے۔ اس میں بے شمار غلطیاں تھیں۔ جیسا کہ ضرب المثل میں نیم حکیم کو خطرۂ جان کہا گیا ہے۔ مستغیث جو کہ نیم ملا ہے۔ خطرۂ ایمان ہے"

یہ فیصلہ جناب شیخ اصغر علی صاحب نے جو اس وقت لدھیانہ کے ڈپٹی کمشنر تھے اور بعد میں کمشنری کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ دیا تھا۔ اب غور فرما لیا جائے۔ کہ جس شخص کو ایک ذمہ وار عدالت خطرۂ ایمان قرار دے چکی ہے۔ اس کی بے ہودہ سرائی کیا وقعت رکھتی ہے۔ اور جو ادارہ اسے گنجینۂ حقائق کہتا ہے۔ وہ کس قدر عقل و سمجھ سے تہیدست ہے ؛۔

اگرچہ عدالت کے اس فیصلہ کے بعد جو اوپر پیش کیا گیا ہے۔ قاضی فضل احمد کے مضمون کے متعلق کچھ اور کہنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ تاہم اس میں سے ایک بات بطور نمونہ پیش کی جاتی ہے۔ تاکہ اندازہ لگایا جاسکے۔ کہ مضمون لکھنے اور شائع کرنے والوں نے کس قدر معقولیت سے کام لیا ہے ؛۔

مضمون کا عنوان ہے۔ "میرزا صاحب کے چندہ وعدے اور ان کا انجام" اس سلسلہ میں لکھا ہے:۔

"دس ہزار روپیہ منارۃ المسیح کی تیاری کے لئے وصول کیا گیا۔ اور اس میں سے ایک ثلث میں منارہ بن گیا۔ دیکھو اشتہار ۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ء"

اول تو یہی بات قابل غور ہے۔ کہ اگر دس ہزار روپیہ منارۃ المسیح کے لئے وصول کیا گیا۔ اور اس کی ایک تہائی سے منارہ تیار ہوگیا۔ تو اسے کسی وعدہ اور اس کے انجام کی ذیل میں کس طرح لایا جاسکتا ہے۔ پھر منارۃ المسیح کے بننے کے ثبوت میں کوئی ۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ء کا اشتہار پیش کیا گیا ہے۔ حالانکہ سنہ ۱۹۰۰ء میں منارۃ المسیح کا تیار ہونا تو الگ رہا۔ اس کی بنیاد بھی نہیں رکھی گئی تھی۔ اس کی بنیاد مارچ سنہ ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے رکھی۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و رحم کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مبارک عہد میں مارچ سنہ ۱۹۱۶ء کو پایہ تکمیل کو پہنچا ؛۔

پھر جن لوگوں نے منارۃ المسیح کو دیکھا ہے۔ وہ شہادت دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ سچائی کی قدر کرنے والے اور خدا تعالیٰ کا خوف اپنے دل میں رکھنے والے ہوں۔ کہ دس ہزار کے ثلث سے زیادہ خرچ تو منار کے پلستر پر ہی آگیا ؛۔

ناظرین غور فرمائیں۔ جو لوگ منارۃ المسیح ایسے عظیم الشان اور میلوں سے نظر آنے والے نشان کے متعلق اتنی دیدہ دلیری سے دروغ گوئی کے مرتکب ہوسکتے ہیں ان کے لئے دیگر امور میں جھوٹ بولنا کونسا مشکل کام ہے ؛۔

اس سلسلہ میں یہ بتا دینا بھی غیر موزون نہ ہوگا۔ کہ "زمیندار" کو "میرزائی نمبر" کے لئے جو مضمون نگار ملے۔ وہ جیسی روح ویسے فرشتے کے مصداق تھے۔ خاص کر قادیان کا مضمون نگار جس نے بالفاظ "زمیندار" "اسرار قادیان" منکشف کئے۔ اور "جناب خواجہ عبدالحمید صاحب" کے الفاظ سے "زمیندار" نے اس کا "تعارف" کرایا۔ حالانکہ اس کی ساری اوقات یہ ہے۔ کہ ایک بوسیدہ دوکان میں بیٹھا ہوتا ہے جس میں چند ٹوٹے پھوٹے پیالوں۔ دودھ کی آلائشوں۔ جلے بجھے کوئلوں۔ اور مکھیوں کی بھن بھناہٹ کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ یہ ہیں مولوی ظفر علی کے "جناب خواجہ عبدالحمید صاحب"

غرض کسی پہلو سے بھی "زمیندار" کے "میرزائی نمبر" کو دیکھا جائے۔ احمدیت کے ناکام و نامراد معاند کے رقص خجالت کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا ؛۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے نام مولٰنا ابوالکلام آزاد کا مکتوب

احمدیت کی صداقت معلوم کرنیکا ایک آسان راہ

مسلمانوں میں پریشانی

مولٰنا ابوالکلام آزاد کے اس اظہار خیال سے کہ "اب نہ کوئی بروزی مسیح آنے والا ہے۔ نہ حقیقی۔ قرآن آچکا ہے۔ اور دین کامل ہوچکا" ان لوگوں کو جو قرآن و احادیث کی بناء پر مسیح و مہدی کی آمد کا صدیوں سے نسلاً بعد نسلٍ انتظار کرتے چلے آرہے تھے۔ جس قدر پریشانی اور حیرانی لاحق ہوئی اس کے متعلق اشاعت ہائے ماسبق میں ذکر کیا جاچکا ہے۔ اس پریشانی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہندوستان کے مختلف اکناف و اطراف سے پے بہ پے مولانا آزاد کو اس قسم کے خطوط پہونچے جن میں ان سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ اپنے عقیدہ کی وضاحت کریں۔ اور بتائیں۔ کہ حدیثوں کی نسبت ان کی کیا رائے ہے۔ کیا وہ قطعی طور پر ناقابل استناد چیز ہیں۔ یا ان سے استشہاد و استناد کا جو طریق امت محمدیہ نے ایک ہزار سال سے اختیار کر رکھا ہے۔ وہ صحیح اور قابل اتباع ہے۔ پھر جبکہ احادیث میں متواتر ایک مسیح و مہدی کی بعثت کی پیشگوئی سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے بیان کی گئی ہے۔ تو مسیح و مہدی کی آمد کے دروازہ کو کلیتہً مسدود قرار دینا اور یہ کہنا کہ اب نہ کوئی بروزی مسیح آسکتا ہے نہ حقیقی۔ کہانتک جائز سمجھا جاسکتا ہے

مکتوب بنام مولوی ثناء اللہ پر نظر

مولٰنا آزاد نے پنجاب یو۔ پی۔ بنگال بمبئی اور دوسرے صوبہ جات کے مختلف لوگوں کے اس قسم کے استفسارات کے جواب میں جو خطوط "الجمعیۃ" اور "مدینہ" میں شائع کرائے۔ ان پر "الفضل" میں تفصیلاً تبصرہ کیا جاچکا اور ان اوہام و وساوس کا قرار واقعی ازالہ کیا جاچکا ہے۔ جو اُن کے خطوط سے پیدا ہوتے تھے۔ صحبتِ امروزہ میں ہم مولانا آزاد کے اس مکتوب کی بعض خامیوں کو منظرِ عام پر لانا چاہتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے اسی اضطراب کو دور کرنے کے لئے انہوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو لکھا۔ اور جو "اہلحدیث" ۲۴ر جولائی میں شائع ہوچکا ہے۔

حدیث من یجدد لہا دینہا کی صحت کا اقرار

ہمیں خوشی ہے کہ مولانا آزاد جنہوں نے اپنے پہلے مکتوب میں نہایت غیر محتاط رویہ اختیار کرتے ہوئے لکھدیا تھا۔ کہ "ہم نہیں جانتے مجدد کیا بلا ہوتی ہے" اب غالباً مسلمانوں کے جوش غیظ سے متاثر ہوکر انہوں نے تسلیم فرمالیا ہے کہ حدیث من یجدد لہا دینہا میں کسی قسم کا کلام نہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"اوپر مجدد کی نفی کی گئی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ وہاں بھی مقصود کوئی ایسی تجدید ہے جس پر ایمان لانا مثل ایمان بالرسل کے ضروری ہو۔ ورنہ حدیث من یجدد لہا دینہا موجود ہے۔ اور مجدد لغوی سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ ایسے مجدد یعنی مصلحین حق پیدا ہوچکے ہیں۔ اور پیدا ہوتے رہینگے حتیٰ یاتی امر اللہ وھم غالبون"

مولٰنا آزاد کی توجیہات

گویا مولانا آزاد کی طرف سے بعثتِ مجددین کی جو نفی کی گئی تھی۔ وہ اپنے اندر عمومیت نہیں رکھتی تھی بلکہ اس تخصیص کی حامل تھی۔ کہ کوئی ایسا مجدد نہیں آسکتا۔ جس پر ایمان لانا مثل "ایمان بالرسل" ضروری ہو۔ مولانا آزاد کی یہ توجیہہ بالکل ویسی ہی ہے۔ جیسے قبل ازیں انہوں نے لکھدیا تھا۔ کہ "ہمارا اعتقاد ہے۔ اب نہ کوئی بروزی مسیح آیگا۔ نہ حقیقی" مگر جب اعتراضات کی بوچھاڑ ہوئی تو کہدیا۔ میری مراد اس سے یہ تھی۔ کہ کوئی ایسا مسیح نہیں آیگا۔ جو "تکمیل دین" کرے۔ حالانکہ ان کے پہلے مکتوب میں "نہ تکمیل دین" کے الفاظ موجود تھے۔ نہ اس قسم کی کوئی عبارت موجود تھی۔ جس سے ظاہر ہوسکے۔ کہ اس مجددیت کی نفی کی گئی ہے۔ جس پر ایمان لانا مثل "ایمان بالرسل" ضروری ہو۔

بہرحال انہیں اپنے عقیدہ میں جو تبدیلی کرنی پڑی ہے۔ وہ قابل ستائش ہے۔ اور اگر واقعہ میں ان کا وہی مقصد تھا جس کا انہوں نے اب اظہار کیا۔ تو کم از کم یہ بات ان پر واضح ہوگئی ہوگی کہ اپنے معتقدات کے اظہار میں خصوصاً تحریری طور پر بہت زیادہ حزم و احتیاط کی ضرورت ہوا کرتی ہے

سید فضل شاہ صاحب کا قلبی اضطراب

مولانا آزاد نے اپنے اس مکتوب میں جو انہوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو لکھا اس امر پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہ "آخر ان خطوں میں کونسی ایسی بات تھی۔ جس سے ان دور از کار نتائج کی طرف آپ کا ذہن منتقل ہوا" بیان کیا ہے۔ کہ مستفسر یعنی سید فضل شاہ صاحب مالک شاہجہان ہوٹل بمبئی نے انہیں لکھا تھا۔ کہ "ایک عرصہ سے بعض احمدی مبلغ مجھے قادیانی طریقہ کی دعوت دے رہے ہیں۔ میں نے کئی صاحبوں سے استفسار کیا۔ لیکن جوابات سے رد و کد کا ایک لمبا چوڑا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ دل کا کانٹا نکلتا نہیں۔ جو بات سب سے زیادہ مضطرب کررہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ معاملہ ایمان و نجات کا ہے۔ اگر واقعی کسی نئے ظہور پر ایمان لانا ضروری ہو۔ اور میں انہی بحثوں میں رہ جاؤں تو کل کو میرا کیا حشر ہوگا۔ میں نے اس کے جواب میں ایک ایسی موٹی سی بات لکھدی۔ جو مخاطب کے اذعان و رفع اضطراب کے لئے قاطع و مختتم ہوسکتی تھی۔ اور جس کے فہم کے لئے نہ تو اصول و مقدمات کی ضرورت ہے نہ علم و فن کے استعداد کی۔ ایک لمحہ میں ساری رد و کد ختم ہوجاتی ہے"

افسوسناک بے اعتنائی

مولٰنا نے اس بیان میں سید فضل شاہ صاحب کے سوال کا ذکر کرتے ہوئے ان کے قلبی جذبات کا جن الفاظ میں اعادہ کیا ہے۔ وہ اپنے اندر بے حد اہمیت رکھتے ہیں۔ مگر افسوس انہوں نے کوئی ایسی بات نہ بتائی۔ جس سے ان کی قلبی تسکین ہوسکتی۔ ان کے شکوک و اضطراب کے متلاطم سمندر میں سکون پیدا ہوسکتا اور انہیں یقین ہوجاتا۔ کہ اب مجھے راہِ حق مل گئی۔ بلکہ انہیں اور زیادہ بحثوں میں الجھادیا۔ اور ایک ایسا راہ دکھایا جو گو ان کے نزدیک "قاطع اور مختتم" ہے۔ مگر درحقیقت رد و کد کا ایک اور لمبا سلسلہ شروع کردینے والا ہے

سوز و گداز سے لبریز الفاظ

سید فضل شاہ صاحب کی قلبی کیفیات ان الفاظ سے ظاہر ہوتی ہیں۔ کہ "جو بات سب سے زیادہ مضطرب کررہی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ معاملہ ایمان و نجات کا ہے۔ اگر واقعی کسی نئے ظہور پر ایمان لانا ضروری ہو۔ اور میں انہی بحثوں میں رہ جاؤں تو کل کو میرا کیا حشر ہوگا"

یہ الفاظ اس سوز اس درد اور اس اضطراب کی منہ بولتی تصویر ہیں جو احمدیت کے متعلق موافق و مخالف خیالات سن سُن کر ان کے دل میں پیدا ہوچکا ہے وہ "کئی صاحبوں سے استفسار" کرتے رہے۔ لیکن "جوابات سے رد و کد کا ایک لمبا چوڑا سلسلہ شروع ہوجاتا۔ دل کا کانٹا نکلتا نہیں" نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ مولانا آزاد کو لکھتے ہیں۔ کہ مجھے بتایا جائے میں اس الجھن سے کیسے نجات حاصل کروں۔ میرا دل مضطرب اور میرا دماغ پریشان ہے۔ کیونکہ معاملہ ایمان و نجات کا ہے۔ اگر واقعی احمدیت سچی ہے اور میں انہی بحثوں میں رہ گیا۔ تو کل کو میرا کیا حشر ہوگا۔ اس مخمصہ اور اس الجھن سے نجات دلانے کے لئے مولانا آزاد نے جو طریق بتایا۔ وہ گو ان کے نزدیک ایسا ہو۔ کہ "ایک لمحہ میں ساری رد و کد ختم ہوجاتی ہے" مگر درحقیقت ایسی کوئی بات ان میں نہیں پائی جاتی

اگر مولانا آزاد کو یقین نہ ہو۔ تو وہ "الفضل" کے اُن متعدد مفصل اور مدلل مضامین کا مطالعہ فرمالیں۔ جو ان کے اس خط کے جواب کے متعلق لکھے گئے:۔

اگر اُن کا پیش کردہ طریق "قاطع اور مختتم" ہوتا۔ اگر اس کے نتیجہ میں "ایک لمحہ میں ساری ردّ و کد ختم ہو جاتی" تو کیوں انہیں اعتراضات کی بوچھاڑ سے بار بار اپنا دامن صاف کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی۔ اور کیوں اُن کے مکتوبات سے وہ الجھنیں پڑتیں۔ جنہیں "الفضل" کے صفحات میں پیش کیا جا چکا ہے۔ یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے۔ کہ وہ جس بات کو قاطع اور مختتم سمجھ رہے ہیں۔ وہ بحث کا ایک لمبا سلسلہ جاری کرنے والی ہے۔ اسی لئے اُن کے مکاتیب کے متعلق سخت ہیجان پیدا ہوا ہے۔

قابلِ غور امر

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ وہ مضطرب الحال جو اپنے ایمان و نجات کے متعلق پریشان ہے۔ جسے اس بات کا غم کھائے جا رہا ہے۔ کہ اگر میں انہی بحثوں میں رہ گیا۔ اور احمدیت سچی ہوئی۔ تو کل کو میرا کیا حشر ہوگا؟ وہ اپنے اضطراب۔ اپنی بے چینی اور اپنی بے اطمینانی کو کس طرح دُور کرے کونسا علاج ہے۔ جو اس کا چارہ گر ثابت ہو۔ کونسی دوا ہے۔ جو اس کے لئے مداوا ثابت ہو۔ اگر بحثوں کا دروازہ کھولتے ہو۔ تو وہ ان بحثوں کو سُن سُن کر اُکتا گیا۔ اگر جوابات دیتے ہو۔ تو وہ جوابات پر اعتراضات کی کثرت دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ اب وہ ان باتوں کو سُننے کے لئے تیار نہیں۔ وہ کوئی ایسی راہ معلوم کرنے کا خواہشمند ہے جس پر چل کر اُسے اطمینان حاصل ہو۔ اس کے اضطراب و شکوک رفع ہوں۔ اس کے قلب کو اطمینان حاصل ہو۔ اور وہ مرنے سے پہلے۔ اس یقین پر قائم ہو سکے۔ کہ مجھے ایمان حاصل ہے۔ مگر افسوس ایسا کوئی طریق۔ ایسی کوئی راہ۔ اور ایسا کوئی راستہ مولانا آزاد نے سید فضل شاہ صاحب کو نہ بتایا۔ بلکہ ایسی راہ ان کے لئے تجویز کی۔ جس پر چل کر پھر "ردّ و کد کا ایک لمبا چوڑا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے":۔

شکوک و اضطراب سے نجات پانے کا طریق

بہرحال مولانا آزاد نے سید فضل شاہ صاحب کو اگر مایوس کیا۔ تو اس کا بار انہی کی گردن پر ہے۔ ہم نہیں چاہتے۔ کہ سید صاحب شک و اضطراب کی حالت میں رہیں۔ بلکہ ہم انہیں شکوک و شبہات کے گڑھوں سے نکال کر علم و عرفان کے بلند مینار پر کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہم انہیں بتاتے ہیں۔ کہ جب واقعہ میں انہیں اس بات کا غم ہے۔ کہ "اگر واقعی کسی نئے ظہور پر ایمان لانا ضروری ہو۔ اور میں انہی بحثوں میں رہ جاؤں تو کل کو میرا کیا حشر ہوگا"۔ تو آئیں۔ اور وہ طریق اختیار کریں۔ جو بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے ہی لوگوں کے لئے تجویز فرمایا۔ اور جو یہ ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ انسانوں سے دریافت کرو۔ ربّ العالمین کی بارگاہِ عالی میں جھک کر اسی سے جو تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ جو جانتا ہے کہ کون مفتری ہے۔ اور کون صادق۔ جو علم رکھتا ہے۔ کہ کون ایمان دار ہے۔ اور کون بے ایمان۔ جس کے علم سے کوئی امر پوشیدہ نہیں۔ جو سینوں کے بھیدوں سے واقف ہے۔ جو دعاؤں کو سنتا اور عاجز دل کی فریادوں پر اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کرتا ہے۔ عاجزی۔ تضرّع اور ابتہال سے درخواست کرو۔ کہ اے مولیٰ ہمیں یہ مشکل درپیش ہے۔ تو اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ اور ہمیں بتا۔ کہ احمدیت سچی ہے۔ یا نہیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ احمدیت کے سچے ہونے کی صورت میں اس کو قبول نہ کرنے سے ہم گمراہ ہوں۔ اور مر کر ہمارا حشر ان لوگوں میں ہو۔ جو ہمیشہ سے انبیاء و مرسلین کے جھٹلانے والے ہیں:۔

رؤیا و کشوف کے ذریعہ صداقت سے اطلاع

اگر یہ طریق اختیار کیا جائے۔ تو ہم علیٰ وجہ البصیرت یقین دلاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے مضطرب الحال بندہ کی راہنمائی فرماتا۔ اور اُسے رؤیا یا کشوف کے ذریعہ حقیقتِ حال سے مطلع فرما دیتا ہے۔ کیونکہ اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے۔ وہ زندہ ہے۔ وہ دعاؤں کو سننے والا اور اپنے بندوں کی مشکلات کو دُور فرمانے والا ہے۔

پس ہو نہیں سکتا۔ کہ کوئی شخص صدقِ دل سے اُس کے حضور جھکے۔ اور ناکام واپس آئے۔ یہی طریق ہے۔ جو اس وقت کام آتا ہے۔ جب انسان بحثوں کو سُنتے سُنتے اکتا جائے۔ جب وہ انسانوں کی غوغا آرائی میں یہ فیصلہ نہ کر سکے۔ کہ کون سچا ہے۔ اور کون جھوٹا۔ جب اس کا دل مضطرب اور اس کا دماغ پریشان ہو۔ اور جب وہ انسانوں کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کر کے ربّ العالمین کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے۔ تا وہ اس پر رحم کرے۔ اور اس کی دستگیری کرتے ہوئے اسے مشکلات کے بھنور سے بچا سکے۔ مگر چونکہ اس قسم کے مجاہدہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض ہدایات بھی دی ہیں۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور کا اصل ارشاد نقل کر دیا جائے:۔

مجاہدہ کی تفصیلات

حضور اپنی کتاب "نشانِ آسمانی" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"حق کے طالب جو مواخذۂ الٰہی سے ڈرتے ہیں۔ وہ بلا تحقیق اس زمانہ کے مولویوں کے پیچھے نہ چلیں۔ اور آخری زمانہ کے مولویوں سے جیسا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا ہے۔ ویسا ہی ڈرتے رہیں۔ اور اُن کے فتووں کو دیکھ کر حیران نہ ہو جائیں۔ کیونکہ یہ فتوے کوئی نئی بات نہیں۔ اور اگر اس عاجز پر شک ہو۔ اور وہ دعوےٰ جو اس عاجز نے کیا ہے۔ اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو۔ تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں۔ جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اوّل توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں۔ جس کی پہلی رکعت میں سورت یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو۔ پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالےٰ سے یہ دُعا کریں۔ کہ اے قادر کریم تُو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں۔ کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی۔ اور مجدد الوقت ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب۔ اور مقبول ہے۔ یا مردود۔ اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تا اگر مردود ہے۔ تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں۔ اور اگر مقبول ہے۔ اور تیری طرف سے ہے۔ تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک فتنہ سے بچا۔ اور ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے آمین۔ یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کریں۔ لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر کیونکہ جو شخص پہلے ہی بُغض سے بھرا ہوا ہے۔ اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے اگر وہ خواب میں اُس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے۔ جس کو وہ بہت ہی بُرا جانتا ہے۔ تو شیطان آتا ہے۔ اور موافق اُس ظلمت کے جو اُس کے دل میں ہے اور پُر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اُس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پس اس کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ سو اگر تو خدا تعالےٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے۔ تو اپنے سینہ کو بکلّی بُغض اور عناد سے دھو ڈال اور اپنے تئیں بکلّی خالی النفس کر کے اور دونوں پہلوؤں بُغض اور محبت سے الگ ہو کر اُس سے ہدایت کی روشنی مانگ۔ کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کرے گا۔ جس پر نفسانی اوہام کا کوئی دخان نہیں ہوگا

سوائے حق کے طالب ہو۔ ان مولویوں کی باتوں سے فتنہ میں مت پڑو۔ اٹھو اور کچھ مجاہدہ کرکے اس قوی اور قدیر اور علیم اور ہادی مطلق سے مدد چاہو۔ اور دیکھو۔ کہ اب میں نے یہ روحانی تبلیغ بھی کر دی ہے۔ آئندہ تمہیں اختیار ہے۔" (ص۳۸ و ص۳۹)

سید فضل شاہ صاحب سے خطاب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ بیان فرمودہ طریقِ فیصلہ ہم سید فضل شاہ صاحب مالک شاہجہان ہوٹل بمبئی کے سامنے پیش کرتے ہوئے نہایت اخلاص اور محبت بھرے دل کے ساتھ انہیں اس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ زبانی قیل وقال اور بحث وتمحیص جب ان کے دل کو اطمینان نہیں دلا سکی۔ تو اب صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ خدا کے حضور جھکیں اور اپنے قلب کو ہر قسم کے مخالفانہ وموافقانہ جذبات سے خالی کرکے ادو ہفتہ تک وہ مجاہدہ کریں۔ جن کا سطور مافوق میں ذکر کیا جا چکا ہے۔ اگر وہ یہ طریق اختیار کرینگے تو یقیناً ان کا پیدا کرنے والا رب انہیں بے مدد نہیں چھوڑے گا۔ بلکہ ان کی راہبری فرمائیگا۔ اور ان کے دل کا وہ کانٹا جو اب تک نہیں نکل سکا بآسانی نکل جائے گا۔ اور زمینی شہادت کی بجائے انہیں آسمانی شہادت سے یہ امر معلوم ہو جائے گا۔ کہ یقیناً وہ لوگ صداقت وراستی سے دُور اور ظلم اور تعدی سے ہمکنار ہیں۔ جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کر رہے اور اس مائدۂ آسمانی کو ٹھکرا رہے ہیں۔ جو سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ان کی روحانی بھوک کے مٹانے کے لئے موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ نے نازل فرمایا۔

لاہور میں احمدی خواتین کی دینی خدمات

شہر کے مختلف حصوں میں تبلیغی جلسے

لجنہ اماء اللہ لاہور نے ماہ اپریل کے جلسے میں یہ قرارداد پاس کی تھی۔ کہ مرکزی تبلیغی جلسہ لجنہ اماء اللہ کے علاوہ جو ہر ماہ میں ہوتا ہے۔ شہر کے مختلف حصوں میں بھی جلسے کئے جائیں۔ سو الحمد للہ بہنوں نے اس طرف توجہ کی۔ اور شہر کے مختلف حصوں میں بھی جلسے کئے۔ مفصلہ ذیل حلقوں کی رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں۔

(۱) حلقہ مزنگ (۲) موچی دروازہ (۳) حلقہ دہلی دروازہ (۴) حلقہ فیض باغ مگر اس حلقہ سے رپورٹ نہیں آئی۔ اسی طرح حلقہ چوہٹہ مفتی باقر میں بھی جلسہ ہوا۔ مگر رپورٹ وہاں سے بھی موصول نہیں ہوئی۔ اور رپورٹ نہ آنے کی وجہ سے روئداد جلسہ نہیں لکھی گئی۔ حلقہ بھاٹی دروازہ کی سیکرٹری صاحبہ اپنے وطن گئی ہوئی ہیں۔ اس لئے وہاں کوئی جلسہ نہیں ہو سکا۔ اس دوران میں لجنہ اماء اللہ کے کل نو اجلاس ہوئے۔ جن کی مختصر روئداد درج ذیل ہے۔

(۱) حلقہ مزنگ سے بہن صفیہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مزنگ اپنی رپورٹ میں لکھتی ہیں۔ کہ مزنگ میں جلسہ برمکان چودھری عبدالرحیم صاحب زیر صدارت ہمشیرہ صاحبہ میاں محمد یوسف صاحب ۱۷ اپریل کو ہوا۔ اور ذیل کی بہنوں نے مضمون پڑھے۔

(۱) بہن صفیہ بیگم صاحبہ سیکرٹری نے سیرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے چند صفحے (۲) بہن کلثوم آراء صاحبہ نے مصباح میں سے چند صفحے۔ (۳) بہن مسعودہ بیگم صاحبہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور ایک نظم (۴) بہن بشریٰ بیگم صاحبہ نے نظم۔ اس جلسہ میں کارکنوں کا نیا انتخاب مفصلہ ذیل ہوا۔

پریذیڈنٹ ہمشیرہ صاحبہ میاں محمد یوسف صاحب
سیکرٹری مال وتربیت۔ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد احمد صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ۔ اہلیہ سید محمد اشرف صاحب

اس کے بعد چودھری عبدالرحیم صاحب نے بھی ایک ناصحانہ تقریر کی جس میں غیبت اور چغلی سے بچنے کی تلقین فرمائی۔

۲۲ مئی ۳۶ء مسجد احمدیہ میں لجنہ کا ماہوار اجلاس بصدارت اہلیہ چودھری محمد اسحاق صاحب ہوا۔ چونکہ جلسہ بعد جمعہ کیا گیا تھا۔ اس لئے کافی تعداد میں خواتین شریک ہوئیں۔ اہلیہ مرزا مولابخش صاحب نے اپنا لکھا ہوا مضمون وقت کی پابندی پر پڑھکر سنایا۔ بنت چودھری محمد اسحاق صاحب نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ پھر خاکسار نے اربعین میں سے کچھ حصہ پڑھکر سنایا۔ زاں بعد لجنہ اماء اللہ لاہور کی سالانہ رپورٹ جو الفضل میں چھپ چکی ہے۔ پڑھکر سنائی گئی۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا۔

۳ جون ۳۶ء بتقریب یوم میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم لجنہ کا جلسہ برمکان بابو احمد الدین صاحب ہوا۔ حاضری قریباً بیس تھی۔ پانچ غیر احمدی خواتین بھی شریک جلسہ ہوئیں۔ اہلیہ بابو احمد الدین صاحب نے کشتی نوح میں سے کچھ حصہ پڑھکر سنایا

ماہواری جلسہ ۲۸ جون ۳۶ء کو حسب معمول بصدارت پریذیڈنٹ صاحبہ مسجد احمدیہ میں ہوا۔ خاکسار نے نماز باجماعت دستکاری۔ ادائیگی زکوٰۃ۔ اور غربا ومساکین کے لئے کپڑوں کے متعلق تحریک کرتے ہوئے عرض کیا۔ کہ چند تجاویز اپنی بہنوں کے سامنے پیش کرتی ہوں۔ اور امید کرتی ہوں۔ کہ سب بہنیں ان کو سنکر خدا کے فضل سے ان پر عمل کرنے کے واسطے تیار ہو جائینگی۔ اور حتی الوسع کوشش اور محنت سے کام کریں گی۔

یہ تجاویز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ قادیان کے لئے ارشاد فرمائی ہیں۔ اور جنرل سیکرٹری صاحبہ کے ذریعہ سب بہنیں ان پر عمل کر رہی ہیں۔

اول یہ کہ عورتیں بھی نماز باجماعت ادا کریں۔ اس کے لئے ہر محلے میں ایک بہن کا گھر مقرر کر لیا جائے۔ اس محلے کی جو عورتیں نزدیک رہتی ہوں۔ وہ پانچوں نمازیں باجماعت پڑھیں۔

ہم نے اپنے حلقہ سول لائن میں ۲۴ جون سے نماز باجماعت کا انتظام حاجی مستری موسٰے صاحب کے مکان پر کر لیا ہے۔ لاہور کے سارے حلقوں میں سیکرٹری صاحبان اور دوسری بہنیں اپنے اپنے حلقے میں ایک بہن کا گھر مقرر کر لیں۔ جس میں بوقت عصر سب بہنیں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ باجماعت نماز ادا کرنا بہت سی برکتوں اور ثواب کا موجب ہے۔

دوسری تجویز یہ ہے۔ کہ قادیان کی لجنہ کی جنرل سیکرٹری صاحبہ نے سلسلہ کی مالی امداد کے لئے بہنوں کو دستکاری کی طرف راغب کیا ہے۔ جو کام جس کو آتا ہے۔ اس پر اس کو لگا دیا جاتا ہے اسی طرح ہم سب بہنوں کو چاہیئے۔ کہ ہر ایک بہن جتنا چندہ دستکاری کے لئے دے سکتی ہے۔ اور جو کام خود کر سکتی ہے۔ یا اپنی لڑکیوں سے کرا سکتی ہے۔ وہ آنج بہن خورشید بیگم کو جنہیں دستکاری کی انچارج مقرر کیا گیا ہے لکھا دیں۔ دستکاری کا چندہ جمع کرنا دستکاری کے لئے اشیاء خرید کر سب بہنوں میں تقسیم کرنا پھر تیار شدہ اشیاء فروخت کرنا یہ سب کام بہن خورشید بیگم کے ذمہ ہے۔ فی الحال ہم اس کام کو چھوٹے سے پیمانہ پر شروع کر رہے ہیں مثلاً چھوٹے بچوں کی فراکیں تیار کریں ازار بند بُنے جائیں۔ میز پوش۔ تکیوں کے غلاف۔ دوپٹے کاڑھے جائیں۔ جالی کے فیتے کاڑھے جائیں۔ گڑیاں بنائی جائیں۔ سوت کاتنے والی بہنیں سوت کات کر دوتہیاں بنوائیں۔ جتنی رقم ہر ایک بہن ادا کرے گی۔ اس کی قیمت کے برابر اس کو اس کی مطلوبہ اشیاء برائے دستکاری دی جائیں گی۔ آئندہ جلسہ تک جو کچھ تیار ہو۔ ممبر بہنوں میں فروخت کر دیا جائے گا۔ ممبر بہنیں

کچھ نہ کچھ مزدور خریدیں۔ کیونکہ یہ بھی خدمتِ دین ہے۔ اس طرح ہم سب بہنیں دن میں ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے دین کی خدمت سمجھ کر دستکاری کریں۔ اور ہر مہینہ کے منافع کو بڑھانے کی کوشش کریں

تیسری بات یہ ہے کہ جو بہنیں ممبر ہیں یا جو ممبر بننا چاہتی ہیں۔ وہ اپنے نام مجھے لکھا دیں۔ ممبری کی فیس کم سے کم ۲ آنے ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ ۸ آنے

چوتھی تجویز ہے کہ جن بہنوں کے پاس زیور ہے وہ مجھے لکھوا دیں۔ کہ کتنے تولے کا ہے۔ تاکہ زکوٰۃ وقت پر آسانی سے وصول کی جا سکے۔ بہنیں زکوٰۃ دینے میں بہت سست ہیں۔ یہ بڑی غلطی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جہاں نماز کا حکم دیا ہے۔ ساتھ ہی زکوٰۃ دینے پر بڑا زور دیا ہے۔

پانچویں تجویز یہ ہے کہ لجنہ کی ممبر بہنیں غرباء کی امداد کے لئے پرانے کپڑے گرم و بستر وغیرہ بھی اکتوبر تک جمع کرکے خاکسار کے پاس یا پریذیڈنٹ صاحبہ کو بھجوا دیں۔ تاکہ نومبر میں لاہور کے احمدی غرباء کو دیئے جا سکیں۔ ہمیشہ سردی گرمی میں غرباء کی امداد کا احساس ہر ایک بہن کو ہونا چاہیئے۔

خاکسار کے بعد بہن خورشید بیگم صاحبہ بنت میاں معراج الدین صاحب نے دستکاری پر مضمون پڑھا۔ اور اس کام کو اپنے ذمہ لینے کا وعدہ کیا۔ بعض بہنوں نے دستکاری کے لئے نقد چندہ ادا کیا۔ اور باقی نے وعدے لکھائے۔

۲۸ جون حلقہ دہلی دروازہ کا جلسہ بھی مسجد احمدیہ میں بصدارت بہن خورشید بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد امۃ القیوم صاحبہ۔ فہمیدہ بیگم صاحبہ و امۃ السلام صاحبہ نے درثمین سے نظمیں سنائیں۔ اور امۃ الحفیظ صاحبہ نے الفضل میں سے خطبہ جمعہ پڑھ کر سنایا۔ سکرٹری صاحبہ نے تمام ممبرات کو ماہوار چندہ باقاعدہ ادا کرنے کی تاکید کی۔ دستکاری کی سکیم اور سلائی وغیرہ کے کام کرنے کے متعلق بھی تحریک کی۔ بعد دعا جلسہ ختم ہوا ؎

خاکسار جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور

سپین میں ایک احمدی مجاہد کی تبلیغی سرگرمیاں

لوگوں سے ملاقاتیں اور تقسیم لٹریچر

اللہ تعالےٰ کے فضل سے جن اشخاص تک پیغامِ حق پہونچانے کی توفیق ملی۔ ان میں سے چند انگریزی دان تین پرتگالی ایک مور اور باقی سپین کے باشندے تھے۔ انگریزی دانوں میں سے Dona maria. ایک خاتون خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ اس کو سلسلہ کا لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ اب تک اس نے "احمد" اسلامی اصول کی فلاسفی اور کچھ رسالے مطالعہ کئے ہیں۔ اور اب تحفہ شہزادہ ویلز اس کے زیر مطالعہ ہے۔ اول اول اس کے خیالات کا مذہب کی طرف کوئی رجحان نہ تھا۔ مگر اب اسلامی عقائد کی مداح ہے۔ اس نے میرے دو انگریزی مضامین کا ترجمہ سپینش زبان میں کرکے مجھے دیا ہے۔ اور آئندہ بھی ہر ممکن طریق سے امداد کرنے کو تیار ہے۔ بعض اور انگریزی دان بھی قابلِ ذکر ہیں۔ ایک ملٹری میں کپتان ہے پوری ہمدردی سے پیش آتا ہے۔ اسی طرح ایک سپینش نوجوان جو کمرشل ایجنٹ ہے اور انگریزی دان ہے۔ اس نے اسلام کے عقائد کا مطالعہ کرنے کی خواہش ظاہر کی اس کو بھی ایک پمفلٹ برائے مطالعہ دیا۔ میڈرڈ کے ایک مشہور ہوٹل کا سکرٹری جو چند سال لنڈن میں بھی رہ چکا ہے۔ سے ملاقات ہوئی۔ سپینش اشخاص میں سے جو لوگ خاص دلچسپی سے میری باتیں سنتے اور اسلامی عقائد کے مداح ہیں۔ ان میں سے ایک نوجوان ہے جو صوبہ سیگوویا کا رہنے والا ہے۔ جب بھی اس نوجوان سے گفتگو ہوئی۔ اس نے اسلام کو بہت پسند کیا۔ اس کا چھوٹا بھائی بھی بڑے غور سے میری باتیں سنتا اور اسلامی عقائد کی تعریف کرتا ہے۔ ایک اور نوجوان جس کو تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا وہ احمدیت کا خاص طور پر مداح ہے۔ قاعدہ یسرنا القرآن کے چند صفحات اس نے مجھ سے پڑھے ہیں۔ کلمہ طیبہ۔ سبحان اللہ اور السلام علیکم اس نے یاد کر لئے ہیں۔ جب کبھی مجھ سے ملتا ہے السلام علیکم کہتا ہے

دو اور نوجوان قابلِ ذکر ہیں جو دلی خواہش سے میری گفتگو سنتے ہیں۔ یہ میڈرڈ میں خطوط اور اشتہارات وغیرہ تقسیم کرکے اپنی روزی کماتے ہیں۔ ایک کا نام Constantino Alvarez ہے۔ دوسرے کا نام Ceferino Mendez ہے۔ دو اور سپینش نوجوانوں سے گفتگو ہوئی۔ جو ملٹری میں کپتان کے عہدہ پر فائز ہیں انہوں نے میری باتیں سنیں تو عیسائیت کے مقابلہ پر اسلام اور احمدیت کو پسند کیا۔ اور میرے اس ملک میں آنے پر مجھے مبارکباد دی۔ اور مجھ سے لٹریچر طلب کیا۔ دونوں کو انگریزی پمفلٹ "اسلام اور عیسائیت" پڑھنے کے لئے دیئے۔ ان میں سے ایک کا نام Antonio Cervera Cencio ہے اور دوسرے کا نام Don Jose Maria Ruano Ruiz de Bustante. صوبہ Albacete کے ایک پروفیسر کو تبلیغ کی۔

میڈرڈ کی نیشنل لائبریری جس کا نام Biblioteca y Museo Nacional. ہے کے سکرٹری سے ملاقات کرنے کے لئے گیا۔ وہ بڑی خوش خلقی اور تواضع سے پیش آیا۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور آپ کی جماعت کی ترقی اور اپنی سپین میں آنے کی غرض اس کو بتائی اس کا نام Julio Vidal Compaire ہے۔ اسی لائبریری کے ساتھ ایک میوزیم بھی ہے جو نہایت شاندار ہے اس میں سپین کے بہادروں اور مذہبی راہنماؤں کی تصاویر آویزاں ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ صلیب کو ایک تصویر میں ظاہر کیا گیا ہے۔ بازوؤں اور پاؤں میں دو دو کیل گاڑ کر وہاں سے خون جاری ہوتا دکھایا گیا ہے۔ اسی میوزیم میں ایک سکول کے بعض طالب علم اور ان کے پروفیسر سے ملاقات ہوئی۔ جو سب کے سب گونگے تھے۔

۱۵ مئی کو پریذیڈنٹ ریپبلک ہسپانیہ کو اس کی کامیابی پر مبارکباد کی چٹھی لکھی۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور آپ کی جماعت کی ترقی کا بھی ذکر کیا۔ ۲۹ مئی کو اس کا جواب ملا جو پرائیویٹ سکرٹری کی طرف سے تھا۔ چٹھی سپینش زبان میں لکھی تھی۔ اور اسی زبان میں جواب آیا۔ کہ پریذیڈنٹ صاحب نے مجھے ہدایت کی ہے کہ آپ کی چٹھی کا شکریہ ادا کروں۔

میں روزانہ دن میں دو دفعہ شہر جاتا اور لوگوں سے ملاقات کرتا ہوں۔ تبلیغی ٹریکٹ اور اشتہارات سپینش زبان میں بعض لوگوں کو پڑھائے۔ کامیابی کی توقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے ؎

محتاجِ دعا۔ محمد شریف ملک
میڈرڈ سپین

ضروری اعلان

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک شخص اپنے آپ کو احمدی اور اپنا نام حافظ محمد شفیع سکونت بدو کے گوسائیاں متصل گکھڑ ضلع گوجرانوالہ بتا کر ایک دوست کی معرفت وہاں کے دوکاندار سے سودا منیاری و پاپوش برائے فروخت قیمتی قریباً پچاس روپے لے کر روپوش ہو گیا ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب آئندہ ایسے شخص سے محتاط رہیں ؎

ناظر امور عامہ قادیان

آئندہ نظام حکومت میں قوانین کس طرح بنائے اور نافذ کئے جائینگے

اسمبلی کے اختیارات

موجودہ آئین کے رو سے مرکزی مجلس وضع قوانین کو کھلی اجازت ہے۔ کہ وہ جس موضوع یا امر متعلق چاہے قانون وضع کرے خواہ وہ موضوع یا امر کسی خاص صوبہ سے مختص ہو۔ اسی طرح ہر صوبہ کو یہ آزادی ہے کہ وہ کسی موضوع پر جو مرکزی حکومت کے لئے مختص ہو۔ لیکن اس صوبہ سے تعلق رکھتا ہو۔ قانون وضع کرے اس طریق عمل سے مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں میں تصادم کا جو اندیشہ رہتا تھا۔ اس کو جدید آئین میں رفع کر دیا گیا ہے۔ اور مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں کے لئے وضع قوانین کے اختیارات غیر مبہم انداز میں مختص کر دئے گئے ہیں۔ البتہ بعض امور ایسے ہیں۔ جن میں فیڈریشن اور صوبوں کو وضع قوانین کے یکساں اختیارات حاصل ہیں۔ لیکن اس باب میں صوبوں کے اختیارات ان امور پر محدود رہیں گے۔ جو ان کے اپنے علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں پنجاب اسمبلی کو مندرجہ ذیل امور میں وضع قوانین کا اختیار اور حق حاصل ہوگا۔

(۱) امن عامہ کا قیام۔ عدالتوں کی تنظیم و ترتیب و فیس وغیرہ (۲) فیڈرل کورٹ کے علاوہ جملہ عدالتوں کے اختیارات و اقتدار و حلقہ اثر کی تعیین (۳) پولیس (۴) جیل خانہ جات ریفارمیٹریاں۔ بورسٹل جیل وغیرہ (۵) صوبہ کا عام قرضہ (۶) صوبہ کی پبلک سروس اور پبلک سروس کمیشن (۷) پنشنیں۔ جو صوبہ کی گورنمنٹ دے گی یا صوبہ کے محاصل سے ادا کی جائیں گی (۸) تعمیرات عامہ۔ زمینیں اور عمارتیں (۹) ضروریات عامہ کے لئے زمین کا حصول (۱۰) کتب خانے۔ عجائب گھر وغیرہ (۱۱) انتخابات اسمبلی (۱۲) وزرا اور اسمبلی کے صدر اور نائب صدر کے مشاہرے (۱۳) ارکان اسمبلی کے مشاہرے۔ الاؤنس اور حقوق (۱۴) لوکل گورنمنٹ و میونسپل کارپوریشن امپروومنٹ ٹرسٹ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ۔ انتظامات کان کنی اور دیگر مقامی ادارے (۱۴) صحت عامہ اور حفظان صحت (۱۵) زیارات و تیرتھ یاترا اندرون ہند (۱۶) کفن دفن اور قبرستان۔ (۱۷) تعلیم (۱۸) آمد و رفت کے جملہ وسائل و ذرائع اور چھوٹی ریلوے (۱۹) بہم رسانی آب آبپاشی۔ انہار نالے جوہڑ تالاب۔ پانی سے برقی قوت کا حصول (۲۰) زراعت اور اس کے متعلقہ جملہ امور (۲۱) زرعی اراضی کے متعلق جملہ امور۔ (۲۲) جنگلات (۲۳) کانیں تیل کے چشمے اور معدنی نشوونما و ارتقاء (۲۴) ماہی گیری۔ (۲۵) جنگلی پرندوں اور جنگلی چوپاؤں کی حفاظت (۲۶) گیس اور گیس تیار کرنے کے کارخانے (۲۷) صوبہ کی اندرونی تجارت منڈیاں اور میلے۔ ساہوکارہ اور ساہوکار (۲۸) سرائیں اور سرائے دار (۲۹) مختلف اشیا کی پیداوار۔ فراہمی اور تقسیم۔ مصنوعات کا نشوونما و ارتقاء (۳۰) اشیاء خوردنی اور دیگر اشیاء میں آمیزش۔ ماپ اور تول (۳۱) منشیات و مسکرات کی پیداوار۔ تجارت۔ قبضہ۔ باربرداری خرید و فروخت وغیرہ (۳۲) غربا کی امداد۔ بیکاری (۳۳) مشترکہ اداروں کے قیام و شکست کے متعلق ضوابط (۳۴) خیرات اور خیراتی ادارے۔ خیراتی اور مذہبی اوقاف (۳۵) تھیٹر۔ اداکاری سینما و نمائش کے لئے فلموں کی منظوری اس میں شامل نہیں ہے (۳۶) قماربازی۔ بازی لگانا (۳۷) اس فہرست میں جو امور شامل ہیں۔ ان کے متعلقہ قوانین کی خلاف ورزی (۳۸) فہرست ہذا میں مندرجہ امور کے متعلق تحقیقات اور اعداد و شمار۔ (۳۹) مالگذاری۔ جس میں مالیہ کی تشخیص۔ فراہمی کاغذات مالگذاری۔ مالگذاری کی غرض سے زمین کی پیمائش۔ مالکانہ حقوق کے کاغذات وغیرہ شامل ہیں۔ (۴۰) صوبہ کے اندر تیار کردہ منشی اور غیر منشی اشیا و ادویہ اور ہندوستان کے دیگر حصص میں اس قسم کی اشیا و ادویہ۔ نیز طبی مصنوعات اور ٹائلٹ کی اشیا جن میں الکحل استعمال ہوتا ہے۔ ان سب پر محصول آبکاری وغیرہ (۴۱) زرعی آمدنی پر ٹیکس (۴۲) زمین اور عمارات۔ آتش دان اور کھڑکیوں پر ٹیکس۔ (۴۳) زرعی اراضی کے ترکہ پر محاصل (۴۴) معدنی حقوق پر ٹیکس (۴۵) محاصل سرشماری (۴۶) پیشوں۔ حرفوں۔ تجارتوں اور روزگار کے ٹیکس (۴۷) حیوانات اور کشتیوں کے محصولات (۴۸) کسی مقامی رقبہ میں اشیا کی درآمد پر محصول (۴۹) اشیا کی فروخت اور اشتہارات پر محصول (۵۰) سامان تفریح بشمول تفریحات و تماشہ جات و قماربازی وغیرہ (۵۱) سرکاری اشٹام کے نرخوں کی تعیین (۵۲) اندرونی آبی گذرگاہوں پر مسافروں اور اشیا کے محصولات (۵۳) محصولات چنگی۔

کوئی ایسا قانون پاس نہیں ہوسکیگا جس میں ہندوستان کی اغراض کے سوائے کسی اور مطلب کے لئے ہندوستان یا صوبوں کی آمدنی پر بار ڈالنا مقصود ہو بعض امور ایسے ہیں۔ جن کے متعلق مسودہ قانون کے پیش کرنے یا کسی مروجہ قانون میں ترمیم کرنے سے پہلے گورنر کی منظوری حاصل کرنی ضروری ہوگی۔ مثلاً کسی ٹیکس میں اضافہ کرنا یا قرضہ لینے کے متعلق کوئی جدید ضابطہ اختیار کرنا وغیرہ۔

اسمبلی کے پاس کردہ مسودے

لیجسلیٹو اسمبلی میں جو مسودہ قانون پاس ہوگا۔ اس کو بغرض منظوری گورنر کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ جو اس کو منظور یا نامنظور کرے گا۔ یا مزید غور و خوض کے لئے گورنر جنرل کے پاس بھیج دے گا۔ گورنر جنرل اس پر اپنی منظوری یا نامنظوری کا حکم صادر کرے گا۔ یا ہز مجسٹی ملک معظم کی حضوری میں بغرض صدور احکام پیش کرے گا۔

کوئی قانون خواہ اس پر گورنر یا گورنر جنرل کی منظوری صادر ہو چکی ہو۔ اس کو ایسی منظوری کے بارہ مہینے کے اندر اندر ہز مجسٹی ملک معظم مسترد کرسکیں گے۔ اور اس استرداد کا اعلان گورنر ایک عام اعلان کے ذریعہ کریں گے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ ایسا قانون بارہ ماہ کے خاتمہ سے پہلے نفاذ پذیر نہیں ہوگا۔

مرکزی اور صوبائی مجالس کے تعلقات

قرار دیا گیا ہے۔ کہ ایسے قوانین کے وضع کرنے سے پہلے جن کا اثر صوبوں پر پڑنے والا ہو۔ مرکزی حکومت کے لئے لازم ہوگا۔ کہ وہ وضع قوانین کا کام ہاتھ میں لینے سے پہلے متعلقہ صوبائی حکومتوں کے نمائندوں کو بلا کر ان کی رائے دریافت کرے۔

اگرچہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے اختیارات وضع قوانین کی وسعت سے کوئی چیز باہر نہیں رہی۔ لیکن یہ ممکن ہے۔ کہ ہندوستانی اور دیگر ممالک عالم میں ایسے حالات رونما ہوں جن کا ذکر اختیارات کی فہرستوں میں نہیں آیا۔ ایسی حالت میں گورنر جنرل کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ایک اعلان عام کے ذریعہ مرکزی اور صوبائی مجالس وضع قوانین کو مطلوبہ قانون کے وضع کرنے کا اختیار دے۔ اور اگر اس کو شبہ ہو کہ کہیں مطلوبہ قانون۔ موجودہ فہرست کی حد میں تو نہیں آتا۔ تو اس کا فرض ہوگا کہ وہ فیڈرل کورٹ سے مشورہ کرے۔ اگر ہندوستان کا امن و سکون شدید خطرہ میں پڑ جائے اور نازک صورت حالات پیدا ہو جائے۔ تو مرکزی حکومت کا پاس کردہ قانون۔ صوبوں کے پاس کردہ قوانین پر عارضی طور پر حاوی ہو جائے گا۔

مرکزی حکومت فیڈرل امور کے متعلق جو قوانین وضع کرے گی۔ اور جن کا تعلق صوبوں سے ہوگا۔ صوبوں میں ان کے نفاذ و عمل کا اختیار مرکزی حکومت اور اس کے حکام کو حاصل ہوگا۔ گورنر جنرل صوبہ کے گورنر کی رضامندی سے بشرط یا غیر مشروط طور پر ان قوانین کے نفاذ و عمل کا اختیار صوبائی حکومت کو تفویض کر سکتا ہے۔

انتظامی اختیارات

یہ ضروری ہوگا۔ کہ صوبہ کی انتظامی کل ایسے طریق پر چلائی جائے کہ مرکزی حکومت کے انتظامی اختیارات میں رکاوٹ یا خلل واقع نہ ہو اور اس بات میں مرکزی حکومت صوبائی حکومت کو ہدایات دے سکتی ہے۔ مرکزی حکومت کو اس بات کا اختیار حاصل ہوگا۔ کہ وہ فوجی اہمیت رکھنے والے وسائل آمد و رفت کے متعلق صوبائی حکومت کے نام ہدایات جاری کرے اور اگر کوئی صوبائی حکومت ان ہدایات کی تعمیل سے قاصر رہے تو گورنر جنرل گورنر کے نام اس کی خاص ذمہ واری

کی بنا پر ان ہدایات کی تعمیل کے متعلق اصل یا مرتمہ احکام صادر کرے۔ کسی شدید خطرہ کی صورت میں گورنر جنرل کو اختیار ہوگا کہ کسی صوبہ کے گورنر کو اپنے اختیارات عمل میں لانے کے طریق سے مطلع کرے۔

مختلف صوبوں کے اختلافات

اندرونی خودمختاری حاصل ہو جانے کی وجہ سے ایسے حالات پیش آسکتے ہیں کہ مختلف صوبوں کے درمیان انتظامی امور کے متعلق اختلافات پیدا ہو جائیں۔ اس لئے جدید آئین میں اجازت دی گئی ہے کہ اگر آئندہ ضرورت پیش آئے تو ایسے جھگڑوں کے چکانے کے لئے ایک بین الصوبائی کونسل قائم کر لی جائے۔ ایک بین الصوبائی معاملہ ایسا ہے۔ جس کے لئے جدید آئین میں ایک قاعدہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ اور وہ پانی کی بہم رسانی کے متعلق ہے۔ موجودہ قانون میں بہم رسانی آب کے متعلق وضع قانون کا اختیار صوبوں کو حاصل ہے۔ لیکن معاملہ مختلف صوبوں یا کسی ایک صوبہ اور دوسرے علاقہ میں آپڑے تو اس صورت میں مرکزی مجلس وضع قوانین کو بھی قانون بنانے کا حق ہے اور اس بارہ میں آخری اختیار وزیر ہند کو حاصل ہے۔ اب وزیر ہند کو اس بارہ میں کوئی اختیار نہیں رہا۔ اگر دو صوبوں میں انتظامی یا قانونی اختیارات کے بارہ میں اختلاف واقع ہو جائے۔ تو جس صوبہ کو کچھ نقصان پہنچے۔ وہ گورنر جنرل سے رجوع کر سکتا ہے۔ جو اگر مناسب سمجھے گا۔ تو خود فیصلہ کرے گا۔ ورنہ کمیشن مقرر کر دے گا۔ جس کی رپورٹ پر وہ بعد میں احکام صادر کرے گا۔

فیڈرل کورٹ اور عدالت ہائے عالیہ

جدید آئین کی رو سے ہندوستان میں ایک فیڈرل کورٹ قائم کی جائے گی۔ یہ کورٹ جدید نظام اساسی کی محافظ اور ترجمان ہوگی۔ اور فیڈریشن کے اجزائے ترکیبی کے باہمی اختلافات و تنازعات کے لئے عدالت خاص کا حکم رکھے گی۔

برطانی ہند کی کسی عدالت عالیہ (ہائی کورٹ) کے آخری حکم۔ ڈگری یا فیصلہ کی اپیل فیڈرل کورٹ میں اسی صورت میں ہو سکے گی۔ جب کہ وہ ہائیکورٹ اس امر کی تصدیق کرے۔ کہ مقدمہ زیر بحث میں جدید آئین کی کوئی دفعہ یا اصول یا کوئی حکم جو با جلاس کونسل صادر کیا گیا ہو وضاحت طلب ہے۔ اور ہر مقدمہ میں اس بات پر غور کرنا ہائی کورٹ کے فرائض میں داخل ہوگا۔ کہ آیا ایسا سوال پیدا ہوتا ہے یا نہیں اور تصدیق کی ضرورت ہے یا نہیں۔ جب اس قسم کی تصدیق کر دی جائے تو جو فریق مقدمہ چاہے۔ فیڈرل کورٹ میں اپیل کر سکتا ہے۔ ہائی کورٹوں اور فیڈرل کورٹ کے فیصلوں کی اپیل پریوی کونسل میں ہوسکیگی۔

عدالتہائے عالیہ کی ترتیب

صوبوں کی عدالت ہائے عالیہ ایک چیف جسٹس اور ایسے ججوں پر مشتمل ہوں گی جن کا تقرر ملک معظم حسب ضرورت وقتاً فوقتاً کریں گے۔

موجودہ قانون کی رو سے یہ ضروری ہے کہ ہر ہائی کورٹ کے ججوں میں کم از کم ایک تہائی جج بیرسٹر اور ایک تہائی انڈین سول سروس کے رکن ہوں یہ تناسب جدید آئین میں منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اس سے پیشتر انڈین سول سروس کے جج کسی ہائیکورٹ کے چیف جسٹس نہیں ہو سکتے تھے۔ جدید آئین میں ایسی کوئی شرط نہیں رکھی گئی۔ ہائی کورٹوں کے موجودہ حلقہ اختیار و اقتدار کو بدستور قائم رکھا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ ججوں کا تقرر وغیرہ ہائی کورٹ کے مشورہ سے گورنر کے ذمہ ہوگا۔

سب ججی کے امیدواروں کا امتحان صوبہ کی پبلک سروس کمیشن لے گی اور سب ججی کے قابل اشخاص کی فہرست یا فہرستیں مرتب کرے گی۔ جن میں سے گورنر صوبہ کی مختلف قوموں کی مقررہ تعداد کو پیش نظر رکھ کر ملازمت کے لئے انتخاب کرے گا۔ لیکن ان کا ترقی اور رخصت وغیرہ ہائیکورٹ کے ہاتھ میں ہوگی۔

ضروری اطلاع

ایک احمدی نوجوان محمد ممتاز صاحب صحرائی الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے پنجاب میں کام کر رہے ہیں اور اب ضلع سیالکوٹ کا دورہ کرنیوالے ہیں جہاں جہاں وہ پہنچیں۔ احباب ازراہ کرم ان سے تعاون کریں۔ اور ان کے کام میں ان کے لئے جہاں تک ہو سکے سہولتیں بہم پہنچائیں۔ (مینیجر)

پنجاب میں تعلیم یافتہ بیکاروں کیلئے شعبہ ملازمت کا قیام

پنجاب میں تعلیم یافتہ طبقات کے درمیان بیکاری کو دور کرنے کا سوال کچھ مدت سے حکومت پنجاب (وزارت لوکل سیلف گورنمنٹ) کے زیر غور رہا ہے۔ اس ضمن میں امداد کی مختلف صورتیں تجویز کی گئی ہیں۔ لیکن وزارت مذکور نے فیصلہ کیا ہے کہ محکمہ صنعت و حرفت میں ایک شعبہ ملازمت کے قیام سے اس کام کا آغاز کیا جائے۔ (۱) شعبہ مذکور میں ہر جماعت کے گریجوایٹوں۔ انٹرمیڈیٹ کالجوں۔ ثانوی مدارس اور صنعتی اور ٹیکنیکل مدارس اور اداروں کے طلباء میں بیکاری دور کرنے کے متعلق کوائف و اعداد و شمار موجود رہیں گے۔ اور

(۲) یہ شعبہ ملازم رکھنے والوں اور بیکاروں کو یکجا کرنے میں مدد دے گا۔

لہٰذا متذکرہ بالا جماعتوں کے تعلیم یافتہ بیکاروں کو چاہیئے۔ کہ وہ ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب مال روڈ لاہور کے نام اپنی درخواستیں بھیجیں۔ جن میں اپنی قابلیتوں اور عملی تجربہ کے متعلق تفصیلات درج ہوں اور ان میں یہ بھی ظاہر کیا جائے کہ وہ اپنے آپ کو کس ملازمت یا کن ملازمتوں کے لئے موزوں سمجھتے ہیں۔ درخواست مقررہ فارم پر لکھی جانی چاہیئے۔ جس کی نقل ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت کے دفتر سے مل سکتی ہے۔ رجسٹر شدہ بیکاروں کے ناموں کے متعلق ان سرکاری اور غیر سرکاری ملازم رکھنے والوں کو اطلاع دی جائے گی۔ جن کو موزوں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اگرچہ گورنمنٹ ان اشخاص کو جن کے نام محکمہ صنعت و حرفت کے رجسٹروں میں درج ہیں۔ ملازمت دلانے کی ضمانت نہیں دے سکتی۔ لیکن ملازم رکھنے والوں اور بیکاروں کو یکجا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٭ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

برادران کرام!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

گذشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات ۔ کشوف اور رویا کا مجموعہ "تذکرہ" کے نام سے بک ڈپو نے چھپوایا تھا۔ جو دوستوں نے بے حد پسند کیا اور ہاتھوں ہاتھ بک گیا ٭

اسی طرح اس سال بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تمام ڈائریاں اور ملفوظات چھپوانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو ابھی تک پرانے اخبارات اور رسائل میں منتشر صورت میں پڑی تھیں ٭

۱۸۹۱ء سے کر ۱۹۰۳ء تک کے "ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" مرتب کروائے گئے ہیں۔ اور باقی ۱۹۰۸ء تک کے بھی انشاء اللہ اس سال کے دوران میں مرتب ہو جائیں گے ٭

یہ حقائق و معارف سے مالا مال مجموعہ یقیناً اس قابل ہوگا۔ کہ دوست اسے دیکھ کر خوش ہونگے۔ اور اس میں جو دلائل حقہ اور علوم سماویہ بھرے پڑے ہیں۔ ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔ اس مجموعہ ملفوظات میں ہر قسم کے مضامین ملیں گے۔ جن میں حضرت اقدس کے دعویٰ مسیحیت کے دلائل کے علاوہ قلب انسانی کو پاک و مطہر بنانے کے لئے انوار آسمانی بھی ہوں گے۔ جو پڑھنے والے کے دل و دماغ کو روشن کر دیں گے۔

احباب جماعت کی مدت سے یہ خواہش تھی۔ کہ حضرت اقدس کی تصانیف و اشتہارات کے علاوہ اور جتنے بھی کلمات طیبات جو حضور علیہ السلام نے مختلف موقعوں پر مختلف استعداد اور خیالات کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمائے وہ بھی کتابی شکل میں چھپ جائیں۔ تاکہ وہ ان سے بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ سو ان کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے نظارت تالیف نے اس اہم کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ خیال ہے کہ یہ مجموعہ "تذکرہ" والے سائز کے دو ہزار صفحوں میں ختم ہوگا۔ جسے پانچ پانچ سو صفحہ کی چار جلدوں میں شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ کاغذ لکھائی چھپائی وغیرہ کا خاص اہتمام کیا جائیگا۔ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ یعنی فی جلد ڈیڑھ روپیہ جو اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے برائے نام ہے۔ امید ہے احباب جماعت اس دُرّ بے بہا کو حاصل کرنے میں سستی سے کام نہ لیں گے۔ خدا تعالیٰ نے چاہا تو اپریل ۱۹۳۷ء تک چاروں جلدیں چھپ جائیں گی ٭

علاوہ ازیں

امسال بک ڈپو ایک اور بھی بہت ضروری اور نہایت اہم تالیف شائع کر رہا ہے۔ جس کا نام "روئداد مقدمہ بہاولپور" ہے۔ جو کئی سال کی لگاتار محنت اور کوشش کے بعد مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ انگلستان نے تالیف کی ہے۔ اس نام سے پہلے بھی ۱۶۰ صفحہ کا ایک رسالہ چھپ چکا ہے۔ جو احباب جماعت نے بہت پسند کیا تھا۔ اب وہ مضمون اور اس پر جو غیر احمدی علماء نے اعتراض کئے۔ ان کے جواب اور اس کے علاوہ وہ مباحثات بھی جو اس مقدمہ کے مختلف مراحل پر احمدی اور غیر احمدی فریق کے علماء کے درمیان ہوئے۔ اس میں جمع کئے گئے ہیں۔ اور یہ وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف نے بحث کرنے اور اس کو مرتب کرنے میں نہایت عمدہ قابلیت کا ثبوت دیا ہے۔ اور متنازعہ فیہ مسائل کے متعلق بہت سے نئے حوالے اور دلائل بھی مہیا کئے ہیں جو نکہ عام طور پر جو اعتراض غیر احمدی علماء عدالتوں یا دوسرے موقعوں پر کیا کرتے ہیں۔ ان کا مفصل مکمل اور مدلل جواب اس میں آگیا ہے۔ اس لئے یہ مجموعہ اس قابل ہے۔ کہ ہر ایک احمدی اسے خریدے پڑھے اور دوسروں کو پڑھوائے۔ تاکہ وہ اوہام اور بدگمانیاں دور ہوں۔ جو غیر احمدیوں میں ہمارے عقائد کے متعلق پیدا کر دی گئی ہیں ٭

تالیف ہذا کے مسودہ کو دیکھتے ہوئے خیال ہے کہ یہ بڑی تقطیع کے بارہ سو صفحہ پر ختم ہوگی۔ جسے دو حصوں میں تقسیم کرکے چھپوایا جائیگا لکھائی چھپوائی عمدہ ہوگی اور کاغذ متوسط درجہ کا لگوایا جائے گا۔ لیکن باوجود ان امور کے قیمت دونوں حصوں کی جو قریباً بارہ سو صفحوں کے ہوں گے۔ صرف دو روپیہ تجویز کی گئی ہے۔ تاکہ احباب کرام اس کو خریدنے میں بار محسوس نہ کریں ؛

توقع ہے کہ احباب کرام اس ضروری عالمانہ اور ہمیشہ کام آنے والی ضخیم تالیف کو دو روپے جیسی برائے نام قیمت پر خریدنے میں تساہل سے کام نہ لیں گے۔ انشاء اللہ یہ کتاب بھی سالِ رواں میں چھپ جائے گی ؛

تیسری کتاب

ان کے علاوہ ایک تیسری کتاب بھی اس سال بک ڈپو چھپوا رہا ہے۔ جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے کئی سال کی محنت کے بعد لکھی ہے۔ جس کا نام "ذکرِ حبیب" تجویز کیا گیا ہے۔ چونکہ حضرت مفتی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے پرانے صحابیوں میں سے ہیں۔ اور انہیں حضور علیہ السلام کے پاس رہنے کا کافی موقعہ ملا ہے۔ اس لئے آپ نے اپنی مخصوص اور دلربا طرز میں اپنے محبوب آقا کے جو حالات لکھے ہیں۔ وہ پڑھنے ہی کے لائق ہیں۔ مزید برآں وقتاً فوقتاً جو کلمات طیبات حضور فرماتے رہے۔ وہ بھی آپ نے اپنی پرانی یادداشتوں سے نقل کئے ہیں۔ علاوہ اس کے حضور کے کچھ خطوط بھی ہیں۔ اور چند ضروری فوٹو بھی ہیں۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ کا بھی بہترین اہتمام کیا گیا ہے۔ ضخامت غالباً تین سو صفحہ ہوگی۔ مگر قیمت صرف ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس لطیف اور ایمان پرور تصنیف کو بھی ضرور خریدیں۔

مذکورہ بالا ہر سہ کتب جن کا حجم تقریباً ساڑھے تین ہزار صفحہ ہوگا۔ صرف نو روپیہ میں دوستوں کو مل جائیں گی۔ احباب کو چاہیئے کہ ابھی سے ان کتب کی خرید کے لئے اپنی درخواستیں بھجوا دیں ؛

خاکسار :- مرزا بشیر احمدؐ ناظر تالیف و تصنیف قادیان

ضروری اعلان منجانب منیجر بک ڈپو قادیان !

ہر سہ کتب کی لکھائی چھپائی کاغذ اور ساڑھے تین ہزار صفحہ ضخامت کے مقابل ان کی ۹ روپیہ قیمت کچھ بھی نہیں مگر احباب کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست ان کے خریدار بننا چاہیں۔ اگر وہ یکمشت قیمت ادا کرنے کی بجائے آٹھ آنے ماہوار کے حساب سے اپنے اپنے ہاں کے سکرٹری مال کی معرفت دفتر بک ڈپو میں بھجواتے رہیں۔ تو بک ڈپو بھی مذکورہ بالا کتابوں میں سے جو چھپتی جائینگی۔ ان کو ساتھ ساتھ بھجواتا رہے گا۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔ اس طرح دوستوں کو یہ بیش بہا علمی و رُوحانی ذخیرہ بڑی آسانی کے ساتھ مل جائے گا۔ اور انہیں خریدنے میں کسی قسم کی دقت یا بار محسوس نہ ہوگا۔ امید ہے کہ دوست اس رعائت سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ اور اپنے اپنے آرڈر مع پہلی قسط کے بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کے پتہ پر بھجوا دیں۔ مگر ہر جلد تبھی ملے گی۔ جبکہ اس کی قیمت بک ڈپو کو وصول ہو جایا کرے گی۔ ملفوظات کی پہلی جلد چھپ رہی ہے۔ انشاء اللہ اگست کے آخر میں چھپ جائے گی۔

ہر سہ کتب سات حصوں میں شائع ہونگی۔ اور انکی جلد بندی کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ جو دوست مجلد کتاب لینا چاہیں وہ اپنا نام فہرست خریداران میں لکھواتے وقت اس کی تصریح کر دیں۔ جلد سارے کپڑے کی ہوگی۔ جس پر کتاب کا نام سنہری حرفوں میں لکھا ہوگا۔ اور سلائی جز بندی کی ہوگی۔ انشاء اللہ جلد خوبصورت اور مضبوط ہوگی۔ مگر اس پر بھی اجرت فی جلد چھ آنے لی جائے گی جو بہت کم ہے۔

خاکسار :- ملک فضل حسین منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

نوٹ :- اگر ہر سہ کتب میں سے کسی کا حجم مشتہرہ اندازہ سے بڑھ گیا۔ تو اس کی اسی قدر قیمت بڑھا دی جائے گی ؛

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لکھنؤ ۳ اگست۔ شدید اور لگاتار بارش کے باعث یوپی کے تقریباً تمام دریا طغیانی پر ہیں۔ بہت سے علاقہ کی سڑکوں پر آمد و رفت بالکل بند ہے۔ باقی سڑکوں کے خراب ہو جانے کا بھی اندیشہ ہے۔ کیونکہ دیہاتی اپنی فصلوں سے پانی نکال کر سڑکوں کی طرف پھینک رہے ہیں۔ ضلع گورکھپور میں پناہ گزین لوگوں کے کیمپ میں ہیضہ پھوٹ نکلا ہے۔ ضلع اناؤ میں بہت تباہی نازل ہوئی ہے ان سیلابوں کا تقریباً دو ہزار دیہات پر بہت برا اثر پڑا ہے۔

الہ آباد ۳ اگست۔ گذشتہ شنبہ سے اس وقت تک الہ آباد میں شدید بارش ہو رہی ہے۔ چنانچہ پانچ دن میں ۱۲ انچ بارش ہوئی۔ دریاؤں میں شدید طغیانی آ رہی ہے۔

گجرات ۳ اگست۔ محکمہ حفظان صحت کے کارکنوں کی کوششوں کے باوجود ضلع میں ہیضہ پھوٹ نکلا ہے۔ اور اموات کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔

جبل الطارق ۳ اگست۔ برطانوی پناہ گزینوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ بارود اور گولیاں ذخیرہ بچانے کے لئے ہسپانی کمیونسٹ خطائیوں کے ہاتھ کاٹ کر ان کو سمندر میں پھینک رہے ہیں۔ بے شمار لاشیں ملاگا کے قریب سمندر میں تیرتی ہوئی نظر آئی ہیں۔

قاہرہ ۳ اگست۔ افواہ مشہور ہے کہ جرنیل وہیب پاشا جو ان دنوں جزیرہ قبرص میں ہیں۔ عنقریب حبشہ جائیں گے تاکہ حبشی افواج کی جو ادیس آبابا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ قیادت کر سکیں۔

شملہ ۳ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ عدن اور بندرگاہ سوڈان سے فوجی کمک کی واپسی کی منظوری دیدی گئی ہے چنانچہ وہاں پر جو عساکر متعین ہیں۔ وہ ہندوستان واپس آجائیں گے۔

لنڈن ۳ اگست۔ ہسپانیہ میں افواج کی نقل و حرکت جاری ہے۔ وفادار فوجیں غرناطہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر پہنچ گئی ہیں۔ ضلع ملاگا میں تین دستے بنائے گئے ہیں۔ ان کے رہنما کرنیل اسنیکیو کو امید ہے کہ افریقہ سے آنے والے دستوں کو اطاعت پر مجبور کر لیا جائے گا۔

لکھنؤ ۳ اگست۔ یوپی کے مسلم لیگ پارلیمینٹری بورڈ کا ایک اجلاس راجہ صاحب سلیم پور کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں نواب زادہ لیاقت علی خان جو نواب صاحب اودت چھتاری کی نیشنل اگریکلچرل پارٹی کے رکن ہیں واک اوٹ کر گئے۔

قاہرہ ۳ اگست۔ حکومت مصر کو خفیہ طور پر ایک اطلاع ملی ہے کہ مصر کے بعض افسر کسی غیر ملکی حکومت سے خفیہ خط و کتابت کر رہے ہیں۔ اس اطلاع کے ملتے ہی حکومت مصر نے خفیہ طور پر تحقیق شروع کر دی ہے

شملہ ۳ اگست۔ آئندہ اکتوبر سے کلکتہ ہائی کورٹ کے جج ایم ناتھ مکرجی ریٹائر ہو رہے ہیں۔ ان کی جگہ مسٹر نسیم غنی کو مستقل جج مقرر کیا جائے گا۔

لاہور ۳ اگست میاں نسیم حسین صاحب پی۔ سی۔ ایس خلف میاں سر فضل حسین صاحب نے اعلان شائع کرایا ہے۔ کہ میرے والد ماجد کی وفات کے بعد ہندوستان اور بیرونجات سے بے شمار دوستوں۔ اداروں اور انجمنوں کی طرف سے پیغامات تعزیت موصول ہوئے ہیں۔ جن کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہو چکی ہے۔ چونکہ موجودہ غم و اندوہ کی حالت میں ہمارے لئے ان تمام کی خدمت میں فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں۔ اس لئے میں پریس کی وساطت سے والدہ ماجدہ خاندان اور اپنی طرف سے ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس مصیبت کے وقت میں ہمارے غم میں شرکت کی۔

لاہور ۳ اگست۔ اگر ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی میعاد میں توسیع نہ کریں۔ تو پنجاب کونسل ۲۴ اکتوبر کو خود بخود ختم ہو جائے گی۔ ہز ایکسیلنسی ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء تک جتنا عرصہ چاہیں اس کی میعاد میں توسیع کر سکتے ہیں۔

لنڈن ۳ اگست۔ سرکاری طور پر شائع شدہ اعداد سے پتہ چلتا ہے کہ گذشتہ سال کے عام انتخابات پر امیدواروں کے ۷ لاکھ ۲۲ ہزار ۳۹۳ پونڈ صرف ہوئے تھے۔ چونکہ انتخابات میں ۲ کروڑ ۱۹ لاکھ ۹۷ ہزار ۵۴ ووٹ حاصل ہوئے تھے۔ اس لئے اوسطاً ایک ووٹ حاصل کرنے کے لئے ۸ء۷ پنس خرچ کیا گیا۔

نانکنگ ۳ اگست۔ جرنیل چیانگ کے شک نے باغی جرنیلوں کو جنہوں نے کوانگسی میں اپنی علیحدہ حکومت قائم کی ہے الٹی میٹم بھیجا ہے کہ وہ ۵ اگست تک اطاعت قبول کر لیں۔ ورنہ ان پر لشکر کشی کی جائے گی

امرتسر ۳ اگست۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۲ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۴ آنے سونا دیسی ۳۵ روپے ۲ آنے اور چاندی دیسی ۲۹ روپے ۴ آنے ہے۔

کلکتہ ۳ اگست۔ آج کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ایک روپیہ = $\frac{3}{32}$ ۱ شلنگ ۶ پنس۔ پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۵۷۰ فرینک۔ نیویارک ۱۰۰ ڈالر = $\frac{1}{2}$ ۲۶۴ روپے۔ ٹوکیو ۱۰۰ ین = $\frac{1}{2}$ ۷۷ روپے۔ جاوا ۱۰۰ روپیہ = $\frac{1}{2}$ ۵۵ گلڈر۔ برلن ۱۰۰ روپیہ = $\frac{1}{2}$ ۹۲ مارک۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) ایک مقامی جریدہ نے یہ اطلاع شائع کی ہے کہ جرمنی کے چند افراد آئرلینڈ میں گھوڑوں کی خریداری کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑے جرمن سوار فوج کے عہدہ داروں کے لئے خریدے جا رہے ہیں۔

میڈرڈ ۳ اگست۔ شدید بمباری سے طلیلہ میں باغیوں کی حالت بہت خراب ہو گئی ہے سرکاری توپخانہ نے بہم رسانی آب کا سلسلہ منقطع کر دیا ہے۔ سامان رسد کم ہو گیا ہے۔

استنبول ۳ اگست۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ترکیہ کی پارلیمنٹ نے زہریلی گیسوں کے حملہ سے بچنے کے لئے دس لاکھ گنی ہیرا منظور کیا تھا۔ اب اس دو پیسے نقاب خریدے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۳ اگست۔ مسلح حبشی قبائل نے موٹروں کی سڑکوں کو بالکل ناقابل استعمال کر دیا ہے۔ ادیس آبابا جبوتی ریلوے لائن پر حبشیوں نے حملہ کر کے ٹرین کے تین ڈبوں کو لوٹ لیا۔ اطالوی طیاروں نے ان پر شدید بمباری کی۔ جس کی وجہ سے وہ منتشر ہو گئے۔ راس کاسا کا لڑکا ایک لاکھ مسلح حبشیوں کے لشکر کے ساتھ ڈیسی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ایک ہزار حبشیوں نے ادیس آبابا کی اطالوی چھاؤنی پر حملہ کیا۔ خونریز جنگ کے بعد ۶۰۰ کے قریب حبشی ہلاک ہوئے۔

احراری شرارت

۴ اگست کے الفضل میں "ایک بدزبان احراری کی عبرتناک موت" کے عنوان سے ایک احراری کے مرنے کی جو خبر شائع کی گئی ہے۔ اس کے متعلق جناب ملک عبد الرحمن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قصور بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ وہ کسی احمدی نے نہیں بھیجی۔ وہ جھوٹی ہے۔ اور جماعت احمدیہ اور الفضل کے خلاف شرارت آمیز پراپیگنڈا ہے۔

ہمارے پاس اصل تحریر موجود ہے اور ہم ملک صاحب موصوف کا اس شرارت کے متعلق اطلاع دینے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے اس خبر کی تردید کرتے ہیں اس قسم کے ہتھیاروں پر اترنا بتاتا ہے۔ کہ احرار کس بجہ عداوت کے جاری ہو چکے ہیں۔

ماسکو ۳ اگست۔ ترکی ایران اور افغانستان کے درمیان میثاق مشرق کے نام سے جو معاہدہ طے ہوا ہے۔ جمہوریہ روس نے بھی اس میں شرکت کے لئے رضامندی ظاہر کی ہے۔ چنانچہ گذشتہ ماہ سے برابر روس افغانستان ایران اور ترکی کے درمیان اس معاہدہ کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے

پانڈیچری ۳ اگست۔ پانڈیچری میں صورت حالات پر امن ہے تینوں کارخانوں پر

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی